ہے نسی کے متعلق اہل علم غیر شعوری طور پر جس افراط و تفریط کا شکار ہیں، اس کے سمجھنے کے لئے مجلہ ہذا السیرہ عالمی کے شمارہ نمبر ۱۳ میں راقم الحروف کے مقالے کے اس حصے کا مطالعہ ان شاء اللہ مفید ہوگا جو حج ابی بکر صدیقؓ اور غزوۂ تبوک کی توقیت اور اس کے متعلقات پر مشتمل ہے۔ حرام کو اعتقاداً حلال ٹھہرالینا بلا شبہ ''زیادۃ فی الکفر'' ہے لیکن ایسا کرنے پر کوئی مجبور ہو گیا ہو تو وہ ان شاء اللہ عند اللہ ماخوذ نہیں ہوگا۔ دورِ جاہلیت کی سنی والی قمریہ شمس تقویم کو حجۃ الوداع کے موقع پر منسوخ کر کے خالص قمری تقویم کو بحال رکھا گیا اس سے پہلے تو خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ اسی نسی والی تقویم پر عمل پیرا رہے لیکن ایسا کرنے میں وہ اس وقت کی معاشرتی صورتِ حال کے پیش نظر سراسر مجبور تھے۔

نام کتاب:　درس سیرت

مولف:　سید عزیز الرحمٰن

ناشر:　زوار اکیڈمی پبلی کیشنز۔ کراچی

صفحات:　۲۷۲،　قیمت: ۱۴۰ روپے

تبصرہ نگار:　ڈاکٹر خالد علوی۔ اسلام آباد

سیرت رسول ﷺ ایک سدا بہار موضوع ہے اس کا تنوع اور اس کے امتیازات کا نہ ختم ہونے والا ایک ذخیرہ ہے۔ آپ کے شخصی محاسن سے لے کر آپ کی تعلیمات و ارشادات تک لاتعداد موضوعات ہیں جن پر ہمیشہ گفتگو رہی ہے اور لکھا جاتا رہا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر مجموعی طور پر یا کسی ایک پہلو پر لکھنا ایک سعادت ہے، جس کی آرزو غیر مسلموں نے بھی کی ہے۔ پاکستان میں سیرت رسول پر خصوصی توجہ کے کئی عوامل ہیں اور ان میں سے ایک وزارت مذہبی امور بھی ہے۔ اہل علم لکھتے ہیں اور وہ تقاضائے محبت رسول اللہ ﷺ کے تحت لکھتے ہیں یا اصلاح المسلمین کے احساس کے ساتھ لکھتے ہیں۔ جس تقاضے کے تحت لکھا جائے قابل تحسین ہے۔ پچھلے چند برسوں میں قابل قدر کتابیں مرتب ہوئی ہیں اور ''درس سیرت'' بھی اس سلسلے کی کڑی ہے۔

زیر نظر کتاب نوجوان عالم دین اور دانشور سید عزیز الرحمٰن کی تالیف ہے اس میں حضور اکرم ﷺ کے اخلاقی محاسن، معاشرتی آداب اور تربیتی اقدار پر مختصر، مستند اور جامع انداز میں بحث کی گئی ہے۔ سید عزیز الرحمٰن نجیب الطرفین ہیں۔ انہیں علم اور روحانی تربیت اپنے ہی خاندان میں میسر آئی ہے۔ ذاتی محنت اور خدا داد صلاحیت سے انہوں نے ان کو خوب پروان چڑھایا ہے۔ کتاب میں آں جناب ﷺ کے حسن اخلاق و کردار کے بیان میں سادگی اور بے ساختگی کے ساتھ آپ سے گہری وابستگی کی جھلک ہر جگہ دکھا دیتی ہے۔ اللہ

کرے زورِ قلم اور زیادہ۔ کتاب کا پیش لفظ ممتاز عالم اور دانشور جناب ظفر اسحاق انصاری نے لکھا ہے، تقریظ ڈاکٹر سید ابوالخیر کشفی کی ہے اور مقدمہ شیخ الحدیث مولانا زاہد الراشدی کا ہے۔ مولانا راشدی نے درست فرمایا:

> روز مرہ کی عملی اور معاشرتی زندگی کے بہ ظاہر چھوٹے چھوٹے مسائل اور باہمی رویوں اور تعلقات کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے ارشادات و حالات کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچانے اور انہیں اس پر عمل کرنے کے لئے آمادہ کرنے کی کوشش کی جائے، کیوں کہ ہم معاشرتی طور پر اخلاقیات کے جس خوف ناک بحران کا شکار ہیں، اس سے نجات کا اس کے سوا کوئی رستہ نہیں۔

سید عزیز الرحمٰن نے اس ضرورت کا ادراک کرتے ہوئے شاندار معلومات مرتب کی ہیں۔ فاضل مولف نے حضور اکرم ﷺ کے اوصاف و آداب کو ایک ترتیب کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اخلاق کی اہمیت اور کلام نبوت کی تاثیر کے بعد، ایفائے عہد، حسن معاملہ، صلہ رحمی، خیر خواہی، خوش گمانی وغیرہ کے ساتھ مداومت عمل، دین کی خدود، تبلیغ دین، عورتوں کی حدود، حجاب کی حقیقت، دعوت کا اسلوب اور استقبال رمضان جیسے عنوانات کے تحت قابل قدر معلومات مرتب کی ہیں۔ ایک اقتباس ملاحظہ فرمایئے اور زبان کی شگفتگی اور بیان کی لذت سے لطف اندوز ہوئیے ''جہالت کا مقابلہ'' کے زیر عنوان لکھتے ہیں:

> قرآن حکیم نے توحید کو اور جاہلانہ باتوں سے اعتراض کو اولوالعزم انبیا کی صفت قرار دیا ہے۔ فرمایا:
>
> **فاصبر کما صبر اولو العزم من الرسل**
>
> اور برداشت کرو جیسا کہ اولوالعزم پیغمبروں نے صبر کیا۔
>
> ان کو اللہ تعالیٰ نے جو اعلیٰ وارفع منصب و مقام دے کر اس کائنات میں بھیجا اس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ وہ سطحی اور بے فائدہ امور سے مکمل طور پر مجتنب رہے، اس کی تخلیق جن مقاصد کے لئے ہوئی ہے ان کی راہ میں حائل ہونے والی ہر رکاوٹ کو گرا دینا اسلام کا ایک اہم مقصد ہے۔ وہ قطعاً یہ نہیں چاہتا کہ لغویات میں پڑ کر انسان اپنی محدود اور چند روزہ زندگی برباد کر دے۔ اور پھر ندامت اور ہمیشہ پشیمانی کے سوا اس کے ہاتھ کچھ نہ آئے۔

زبان کی سلاست تو واضح ہے لیکن مقصدیت کو جس طرح اس میں سمو دیا گیا ہے اس کے نمونے قاری کو جا بجا ملیں گے۔ کتاب عام قاری کے علاوہ مدرسین کے لئے مفید ماخذ ہو سکتی ہے، جس سے وہ اپنے زیر تربیت طلبہ کو مفید رہنمائی مہیا کر سکتے ہیں۔